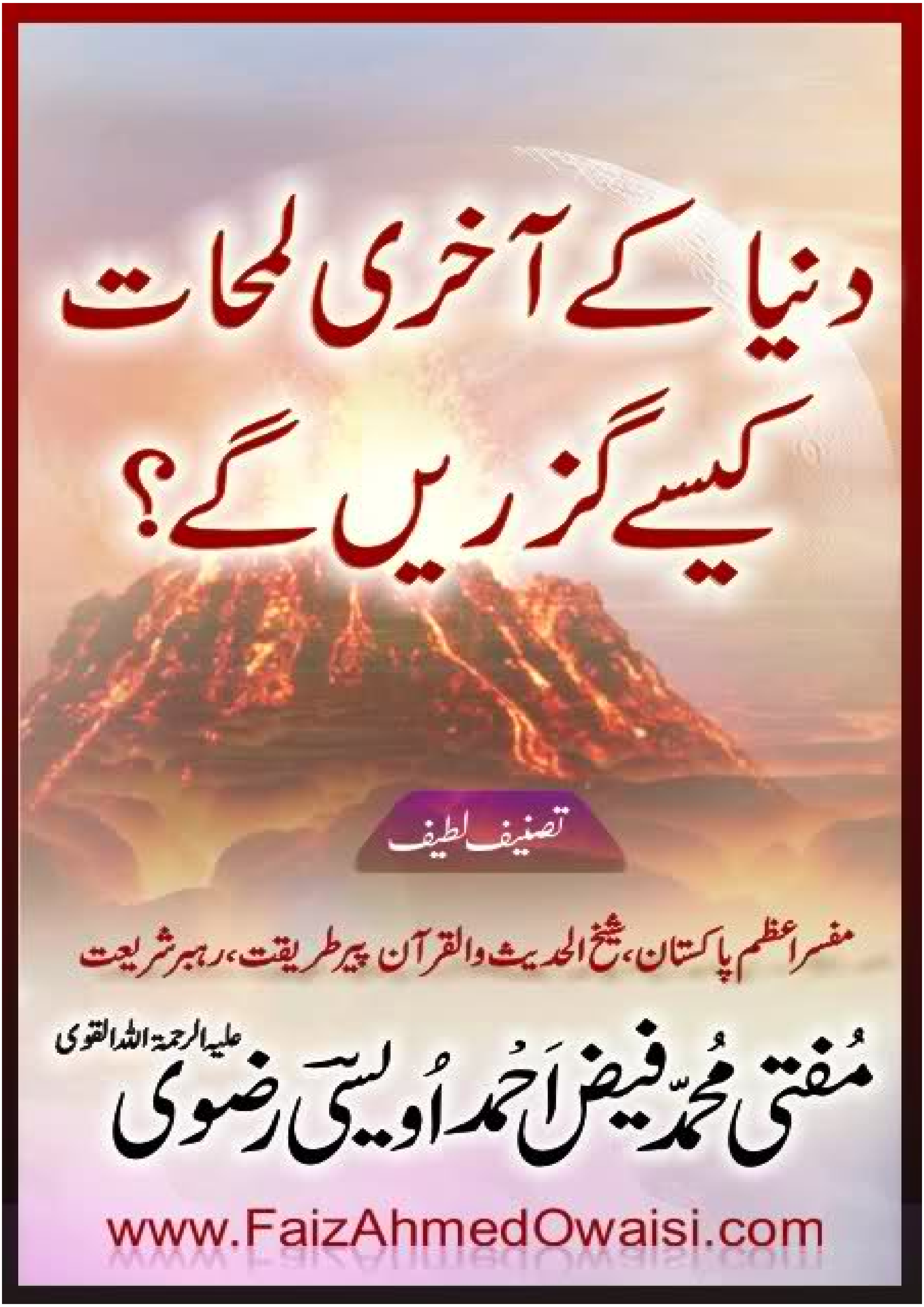

دنیا کے آخری لمحات
کیسے گزریں گے؟
تصنیف لطیف
مفسر اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن پیر طریقت، رہبر شریعت
علیہ الرحمۃ اللہ القوی
مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی
www.FaizAhmedOwaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

ہم عالمِ دنیا میں آکر اس کی رنگینیوں میں ایسے غرق ہیں کہ گویا ہم نے اسی میں ہمیشہ رہنا ہے اور بحیثیت مسلمان ہونے کے یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ آخر فنا ہے۔ جیسا کہ قرآنِ مجید میں ارشاد ہوتا ہے: وَّیَبۡقٰی وَجۡہُ رَبِّکَ ذُو الۡجَلٰلِ وَ الۡاِکۡرَامِ [1]

یعنی صرف ذوالجلال ذات کو بقاء ہے اور بس۔

لیکن دنیا نے ہمیں ایسا جکڑ رکھا ہے کہ گویا ہمیں مرنا ہی نہیں اور ایک مخفی اَمر ہے جسے ہم محسوس نہیں کر رہے ورنہ جیسے ہمیں مرجانے کا یقین ہے اس کا بھی یقین کرلیں کہ دنیا ذاتی طور پر نہایت ہی قَبیح (بُری) اور ذلیل شے ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

ابن ابی الدنیا نے ابن عباس سے روایت کی کہ قیامت کے دن دنیا کو ایک بڑھیا کی شکل میں سفید منہ اور نیلی آنکھوں اور بری صورت میں لایا جائے گا۔ تمام خلقت اس کو دیکھے گی لوگوں سے کہا جائے گا کہ اس کو پہچانو۔ لوگ کہیں گے اس کے پہچاننے سے ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ کہا جائے گا یہ دنیا ہے جس کے سبب سے آپس میں فخر کرتے تھے اور حسد کرتے تھے اور رشتہ داریاں قطع کرتے تھے اور آپس میں بغض کرتے تھے تو اس کو دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ دنیا کہے گی اے پروردگار میری پیروی کرنے والے اور میرے لڑکے کہاں ہیں تو حکم ہو گا کہ اس کی پیروی کرنے والے بھی دوزخ میں ڈال دیئے جائیں۔ [2]

بروزِ حشر شود ہمچور وزمعلومت		کہ باکہ باختہ عشق درشب دیجور

یعنی حشر کے دن تجھے دن کی طرح معلوم ہو جائے گا کہ اندھیری رات میں کس کس کے ساتھ عشق کا کھیل کیا ہے۔

بیہقی نے عبادہ بن صامت و عمر بن عبسہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ قیامت کے دن دنیا کو لایا جائے گا اور جو کچھ دنیا میں خدائے تعالیٰ کے لئے ہے اُس کو جدا کیا جائے گا اور جو کچھ غیر خدا کے لئے ہے اُس کو دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ اور رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا تین چیزیں زیرِ عرش ہوں گی۔ قرآن، امانت اور رحم، وہ شفاعت کریں گی۔ رحم کہے گا یاالٰہی جس نے وَصل [3] کیا ہے اس کے ساتھ وَصل کر (یعنی اُس سے مل) اور جس نے قَطع کیا ہے اس کے ساتھ قطع کر۔ [4] اور احادیث میں آیا ہے کہ اسلام و اعمال و قرآن و امانت و رحم دنیا کے دن موت اور اس کی مانند اپنی ذاتوں کی صورتوں پر مَحۡشُور (جمع) ہوں گی۔ بعض علماء اس کی تاویل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نیک اعمال سے اچھی صورتیں اور بُرے عملوں سے بُری صورتیں پیدا کریں گے اور میزان میں رکھیں

---

[1] الرحمن: 27

[2] (ذم الدنیا، 66/1، موسسة الکتاب الثقافیة، البطعة الاولی، 1414ھ۔ 1993م)

[3] سالک کا اپنی صفات بشریت کو صفات حق سبحانہ، میں فنا کر دینا، سالک کا تمام منازل سلوک طے کر کے واصل بحق ہو جانا، سالک کا ماسوا اللہ سے منقطع ہو کر اپنی ہستی اور خودی کو ذات حق میں فنا کر دینا، سالک کا ہر وقت یادِ الٰہی میں محو رہنا

[4] (شرح السنة للبغوی، کتاب البر و الصلة، باب ثواب صلة الرحم و اثم من قطعها، 22/13، الحدیث3432، مکتب الاسلامی۔ دمشق۔ بیروت، الطبعة: الثانیة 1403، 1983م)

گے۔اس کے بعد دنیا کی رنگینی کے عاشق کو معلوم ہو گا کہ اس کمینی(دنیا) سے عشق لگانے کا سودا کتنا ہی گندا اور بُرا سودا ہے۔یہاں اس کی مذمت میرا موضوع نہیں۔میرا موضوع ہے عالَمِ دنیا اور اس کی فنا یعنی یہ عالَمِ دنیا کیسے فنا ہو گا اور اس کی فنائیت کی علامات کیا ہیں۔

دنیا کے خاتمہ کی علامات

علاماتِ قیامت ایک مستقل علیحدہ موضوع ہے ۔فقیر کی علاماتِ قیامت پر ایک مطبوعہ تصنیف ہے یہاں بقدر ضرورت چند علامات عرض کرتا ہوں۔یاد رہے کہ خاتمہ دنیا کی نشانیاں اور علامات کی دو قسم ہیں۔

(۱)صغریٰ یعنی چھوٹی علامتیں۔ (۲) کبریٰ نشانیاں۔

فقیر پہلے علاماتِ صغریٰ عرض کرتا ہے۔

علاماتِ صغری

احادیث مبارکہ

(۱)بخاری و مسلم میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے قیامت کی علامت یہ ہے علم اٹھایا جائے اور جہالت زیادہ ہو،زنا اور شراب کی کثرت ہو اور عورتیں زیادہ پیدا ہوں اور مرد کم یہاں تک کہ پچاس عورتوں پر ایک آدمی منتظم ہو۔[5]

(۲) صحیحین میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے روایت کی کہ علم آدمیوں کے سینہ سے نہیں مٹے گا لیکن علماء وفات پا جائیں گے، جاہل سردار ہوں گے بغیر علم کے حکم کریں گے خود گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو گمراہ کریں گے۔[6]

(۳)اور امام احمد وغیرہ نے زیاد بن لبید سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ علم کس طرح اُٹھے گا ہم قرآن پڑھتے ہیں اور اپنے لڑکوں کو سکھاتے ہیں اور وہ اپنے لڑکوں کو سکھاتے ہیں اسی طرح روزِ قیامت تک ہو گا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تجھ کو عقلمند سمجھتا تھا کیا تو نہیں دیکھتا کہ یہود و نصاریٰ توریت اور انجیل پڑھتے ہیں لیکن اس پر عمل نہیں کرتے۔[7]

فائدہ: ان علامات میں کون سی کمی باقی رہ گئی ہے کہ آج اسلامی علوم کا وہ چرچا نہیں جو ادوارِ سابقہ میں اور اگر کچھ باقی ہے تو اُس پر عمل کرنے والوں کا کس سے مخفی ہے۔یہ علم جو کچھ باقی ہے یہ ان حضرات کی برکت ہے جو اس پر عمل کرنے والے ہیں۔

---

[5] (صحیح البخاری کتاب الحدود، باب اثم الزناۃ، 164/8، الحدیث 6808، دار طوق النجاۃ الطبعۃ: الأولی 1422ھ/مسلم 2671)

[6] (صحیح البخاری کتاب العلم، باب کیف یقبض العلم، 31/1، الحدیث 100، دار طوق النجاۃ الطبعۃ: الأولی 1422ھ/مسلم 2673)

[7] (مسند احمد کتاب الحدود، باب اثم الزناۃ، 14/29، الحدیث 100، موسسۃ الرسالۃ، الطبعۃ: الأولی 1421ھ/2001م)

(۴)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اُمور ان لوگوں کے سپرد کئے جائیں گے جو اس کے اہل نہ ہوں گے۔(بخاری)[8]

فائدہ: یہ علامت تو اس دور میں حق الیقین کی طرح ہے ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔علاوہ اکثر ملکوں میں مسلم و غیر مسلم جو لیڈر مقرر کرتے ہیں اکثریت جاہلوں کی ہوتی ہے بعض ان میں عوام کی نظروں میں تو پڑھے لکھے(تعلیم یافتہ) لیکن دینی اسلامی علوم اور حقوق اللہ و حقوق العباد سے سراسر جاہل وبے خبر۔یونہی افسروں اور حاکموں کا حال ہے۔ایسے ہی ائمہ مساجد کا حال اُن سے پتلا ہے کہ لوگ دانستہ یا نادانستہ انہیں اپنی مساجد کا امام مقرر کرلیتے ہیں بعد کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ بدمذہب دیوبندی وہابی وغیرہ ہے یا بعض اُمور کے ارتکاب کی وجہ سے فاسق وفاجر یا داڑھی قبضہ سے کم کرتا ہے یا خضاب لگاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

(۵)مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آدمی کثرتِ فتنوں کی وجہ سے موت کی آرزو کریں گے۔[9]

(٦)امام ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس وقت مالِ غنیمت سردار اپنی دولت، جانیں اور آدمی امانت کو غنیمت شمار کریں اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھیں اور علم کو دنیا کے لئے سیکھیں اور مرد بیوی کی فرمانبرداری کرے اور ماں کی نافرمانی کرے اور دوست کو نزدیک اور باپ کو دور کرے اور مساجد میں شوروشَغَب(شوروغل) کریں اور فاسق قوم کے سردار ہوں اور رذِیل(نیچ) قوم کے ضامن ہوں اور برائی کے خوف سے آدمیوں کی تعظیم کریں اور گانے والی عورتوں کے ساتھ میل جول کریں اور گانے کے سازوں کا کُھلم کھلا استعمال ہو اور شراب پی جائے اور اُمت کے پچھلے لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کریں۔اُس وقت سرخ آندھی کا انتظار کرو اور دوسری قیامت کی علامتیں پے درپے آئیں گی جیسا کہ تسبیح کے دھاگے کے ٹوٹنے سے تسبیح کے دانے ایک دوسرے کے بعد گرنے شروع ہوجاتے ہیں۔[10]

(٧)رواہ الترمذی عن علی اس میں ریشمی لباس کا ذکر ہے۔

نوٹ: اس کے بعد "علاماتِ کبریٰ"بڑی نشانیاں شروع ہوجائیں گی۔

سنی ہوشیار: یہی علمِ غیب ہے جو مخالفین کو مُسَلَّم(تسلیم شدہ) ہے لیکن اس کے باوجود منکر ہیں۔

علمِ غیب اور خاتمۂ دنیا کی وہ علامات جو پہلے گزریں

[8] (صحیح البخاری کتاب الرقاق، باب رفع الامانة، 767/4، الحدیث 6496، دار طوق النجاة الطبعة: الأولى 1422ھ)

[9] (صحیح مسلم کتاب الفتن، باب لا تقوم الساعة حتی یمر الرجل، 2231/4، الحدیث 157، دار إحیاء التراث العربي بیروت)

[10] (سنن ترمذی کتاب الفتن، باب ما جاء فی علامة حلول المسخ و الخسف، 495/4، الحدیث 6496، شرکة مکتبة ومطبعة مصطفی البابي الحلبي مصر الطبعة الأولى، 1395ھ 1975م)

فقیر نے عرض کیا ہے رسول اکرم ﷺ جو خاتمہ عالم دنیا کی خبر دے رہے ہیں یہی اہل سنت کی اصطلاح میں علم غیب ہے اور منکرین انہیں پیشن گوئی سے تعبیر کرتے ہیں۔ مذکورہ بالا علامات تھیں جو آنے والے دور میں ہوں گی جو اجمالی طور پر مذکور ہیں کہ بعض ان میں گزریں یا آئیں گی اسے عوام و خواص اپنے تجربہ پر محمول کریں۔ لیکن فقیر چند وہ علامات پیش کرتا ہے جنہیں نبی پاک ﷺ نے صدیوں پہلے بتایا جو بعد کو ہمارے دور سے پہلے یقینی طور پر گزریں ان میں سے صرف دو نمونے عرض ہیں۔

(۱) **نارِ حجاز:** صحیحین (بخاری و مسلم) میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے خبر دی کہ قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ ایک آگ حجاز کی زمین سے نکلے گی جو بصریٰ میں اُونٹوں کی گردنیں روشن کر دے گی۔[11]

فائدہ: بصریٰ سے مراد شام کے ملک کا مشہور شہر وہ بصرہ مراد نہیں جو عراق میں ہے۔

فائدہ: یہ آگ یقیناً سرزمینِ حجاز میں ظاہر ہوئی اس کی تفصیل فقیر نے محبوبِ مدینہ (تاریخ مدینہ) میں عرض کی ہے۔ چند نمونے یہاں حاضر ہیں۔

اس آگ کے ظہور سے پہلے کئی زلزلے آئے جو اس آگ کے پیش خیمہ تھے چنانچہ جمادی الاولیٰ ۶۵۴ھ کی اخیر تاریخ کو مدینہ طیبہ میں کئی دفعہ زلزلہ آیا مگر چونکہ خفیف تھا اسی لئے بعض کو معلوم نہ ہوا۔ منگل کے دن سخت زلزلہ آیا جسے تمام خواص و عوام نے محسوس کیا۔ شب بدھ جمادی الآخر کو رات کے اخیر تہائی حصے میں مدینہ میں ایسا سخت زلزلہ آیا کہ لوگ ڈر گئے اور اس کی ہیبت سے دل کانپ گئے زلزلہ کا یہ سلسلہ جمعہ کے دن تک رہا اور اس کی آواز بجلی سے بڑھ کر تھی، زمین کانپتی تھی اور دیواریں ہل رہی تھیں۔ یہاں تک کہ صرف دن کے وقت اٹھارہ دفعہ حرکت ہوئی۔ جمعہ کی چاشت کو زلزلہ بند ہو گیا اور دوپہر کو مدینہ منورہ سے تقریباً ایک منزل جانب شرق یہ آگ نمودار ہوئی۔ اس کے محلِ ظہور سے آسمان کی طرف بکثرت دھواں اُٹھا جس نے اُفق کو گھیر لیا۔ جب تاریکی چھا گئی اور رات آ گئی تو آگ کی شعاع بلند ہوئی۔ یہ آگ ایک بڑے شہر کی مانند معلوم ہوتی تھی جس کے گرد ایک فَصِیْل ہو اور اس فصیل پر کُنگُرے[12] اور بُرج[13] اور مینار ہوں۔ غرض اس آگ کو دیکھ کر تمام اَہلِ مدینہ ڈر گئے چنانچہ قاضی سنان حسینی کا بیان ہے کہ میں امیر مدینہ عزالدین منیف بن شمیہ کے پاس گیا اور اُس سے کہا کہ عذاب نے ہم کو گھیر لیا ہے اللہ کی طرف رجوع کر۔ یہ سن کر اُس نے اپنے تمام غلام آزاد کر دیئے اور لوگوں کے اموال اُن کو واپس کر دیئے پھر وہ اپنے قلعہ سے نکل کر حرم شریف میں آیا۔ اُس نے اور تمام اَہلِ مدینہ حتیٰ کہ عورتوں اور بچوں نے جمعہ کی رات اور ہفتہ کی رات حرم شریف میں گزاری اور باغات میں کوئی نہ رہا۔ کوئی ایسا نہ رہا جو حرم شریف میں نہ آیا ہو۔ رات کو گریہ وزاری اور تَضَرُّع (گڑگڑایا) کرتے تھے اور حجرۂ شریف کے گرد ننگے سر اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے گڑ گڑا کر دعا مانگ رہے تھے اور نبی الرحمت ﷺ سے پناہ مانگ رہے تھے۔ قطب قسطلانی جو اُس وقت مکہ معظمہ میں مقیم تھے ان کا بیان ہے کہ یہ آگ بڑھتی چلی آئی یہاں تک کہ حرہ اور وادی شظات کے متصل آ پہنچی اور وادی شظات میں سے جس کی ایک طرف وادی حمزہ رضی اللہ عنہ ہے گُزر کر حرمِ نبی ﷺ کے مقابل ٹھہر گئی۔ اس آگ کے شعلے ایسے تیز تھے کہ جو شجر و حجر اُس کے راستے میں آتا اُسے

[11] (صحیح مسلم کتاب الفتن، باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل، 2231/4، الحديث 2902، دار إحياء التراث العربي بيروت)

[12] دندانہ نُما محراب جو دیوار کے اوپر بنا دیتے ہیں، فصیل یا دیوار کے اوپر محرابی شکل کی ایک آرائشی تعمیر، وہ طاقچے جو خوبصورتی کے واسطے شہر کی فصیل یا قلعے کی دیوار وغیرہ کی منڈیر میں بنائے جاتے ہیں؛ (کنایۃً) کسی چیز کی بلندی کا سرا، بلند ترین مقام جیسے کنگرۂ عرش وغیرہ۔

[13] گنبد، قبہ، لداو کی چھت کا وہ حصہ جو آدھے چاند کے اوپری حصے کی شکل کا اور اس کے اوپر اکثر ایک کنگرہ ہوتا ہے، شالجمی وضع کی بنی ہوئی چھت، پوری عمارت کو جو گُنبد کے نیچے ہو۔

پارہ پارہ کر دیتی اور آگ پگھلا دیتی۔ غرض اس رحمۃ للعالمین ﷺ کی تُربت شریف کی برکت سے یہ آگ حرم شریف سے خارج ہی رہی اور وہاں سے پیچھے ہٹ کر اپنا رُخ جانبِ شمال کر لیا اور ۵۲ دن تک روشن رہی۔[14]

آگ مکہ ینبع اور تیماء سے دکھائی دیتی تھی اور شہر بصرہ کے حاضرین کو اس کی روشنی میں اُونٹوں کی گردنیں نظر آگئیں جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔ مؤرخین کا قول ہے کہ یہ آگ چار فرسنگ[15] لمبی اور چار میل چوڑی اور ڈیڑھ قامت[16] عمیق وادی میں چلتی تھی۔[17] اس کی حرارت سے پتھر رانگ[18] کی طرح پگھل جاتا تھا۔ اس طرح وادی کے اخیر میں حرہ کے منتہا کے نزدیک پگھلے ہوئے پتھر جمع ہوتے گئے اور آخر کار اُن سے وادی شظات کے وسط میں کوہ وغیرہ کی طرف ایک سد(رکاوٹ) بن گئی۔ اس سد کے آثار باقی ہیں اور اہل مدینہ اُسے جلس کہتے ہیں۔ مدینہ منورہ میں اس آگ کا ظہور ایسا مشہور ہے کہ مؤرخین کے نزدیک حدِ تواتر کو پہنچا ہوا ہے۔ کذا فی وفا للسمہودی۔[19]

امام نووی(متوفی ۶۷۶ھ) جو اُس زمانے میں موجود تھے۔ اس آگ کی نسبت شرح صحیح مسلم (مطبوعہ انصاری، جلد ثانی کتاب الفتن صفحہ ۳۹۳) میں یوں تحریر فرماتے ہیں:

وقد خرجت فی زماننا ربالمدینة سنة اربع وخمسین وستمائة وکانت ناراً عظیمة جدا خرجت من جنب المدینة الشرقی وراء الحرة تواتر العلم بها عند جمیع اهل الشام وسائر البلدان واخبرنی من حضرها من اهل المدینة۔

اور تحقیق ہمارے زمانے میں ۶۵۴ھ میں ایک آگ نکلی اور نہایت بڑی آگ تھی جو مدینہ کے مشرقی پہلو سے حرہ کے پیچھے نکلی۔ شام اور باقی شہروں کے تمام باشندوں کو بطریق تواتر اس کا علم ہوا اور مجھے اَہل مدینہ میں سے ایک شخص نے خبر دی جس نے اس آگ کو دیکھا۔[20]

علامہ تاج الدین سبکی(متوفی ۷۷۱ھ) طبقات الشافعیة الکبریٰ (جزء خامس صفحہ ۱۱۲) میں لکھتے ہیں کہ جب ماہ جمادی الآخر ۶۵۴ھ کی پانچویں تاریخ ہوئی تو مدینۃ النبی میں اس آگ کا ظہور ہوا اور دوراتیں اس سے پہلے ایک بڑی آواز ظاہر ہوئی، پھر ایک بڑا زلزلہ آیا پھر قریظہ کے قریب حرہ میں آگ ظاہر ہوئی۔ اَہلِ مدینہ اپنے گھروں سے اسے دیکھتے تھے۔ اس آگ کی روئیں پانی کی طرح جاری ہوئیں اور پہاڑ آگ بن کر رواں ہوئے۔ یہ آگ حاجیوں کے راستہ عراق کی طرف روانہ ہوئی پھر ٹھہر گئی اور زمین کو کھانے لگی۔ رات کے اخیر حصہ سے چاشت کے وقت تک اس میں سے ایک بڑی آواز آتی تھی لوگوں نے نبی ﷺ سے مدد طلب کی اور گناہ ترک کر دیئے۔ یہ آگ ایک مہینہ سے زیادہ روشن رہی اور یہ وہی آگ ہے جس کی خبر جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے

---

[14] (وفاء الوفاء بأخبار، باب قوة النار دار المصطفى، 121/1، –بيروت الطبعة: الأولى 1419)

[15] ایک فرسنگ سے مراد چار ہزار گز کی دوری، عموماً سوا دو میل، تقریباً ڈیڑھ کوس کا فاصلہ، فاصلے کا پیمانہ جو 3 میل کی مسافت کے برابر ہو، اٹھارہ ہزار فٹ کا فاصلہ

[16] ایک قامت ۶ فُٹ کے برابر ہوتا ہے۔

[17] (وفاء الوفاء بأخبار، باب قوة النار دار المصطفى، 115/1 الی 117 دار الكتب العلمية – بيروت الطبعة: الأولى 1419)

[18] ایک نرم دھات جس سے ظروف پر قلعی کی جاتی ہے۔

[19] (وفاء الوفاء بأخبار، باب قوة النار دار المصطفى 117/1 الی 118 دار الكتب العلمية – بيروت الطبعة: الأولى 1419)

[20] (شرح مسلم للنووی، باب كتاب الفتن و اشراط الساعة 28/18 : دار إحياء التراث العربي بيروت الطبعة: الثانی، 1392 ھ)

دی تھی کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ سرزمینِ حجاز سے ایک آگ نکلے گی جس سے بصریٰ میں اُونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی۔ ایک شخص سے جورات کے وقت بصریٰ میں تھا روایت ہے کہ اُس کو اس آگ کی روشنی میں اُونٹوں کی گردنیں نظر آ گئیں۔[21]

(۲) تاتاریوں کا فتنہ اور حادثہ بغداد: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اُمت کے لوگ ایک پست زمین میں جس کا نام بصرہ ہو گا ایک دریا کے نزدیک اُتریں گے جس کو دجلہ کہتے ہیں۔ اُس دریا پر ایک پل ہو گا بصرہ کے باشندے بکثرت ہوں گے اور وہ شہر مسلمانوں کے بڑے شہروں میں سے ہو گا جب آخر زمانہ آئے گا تو قنطورا کے بیٹے آئیں گے جن کے چہرے فراخ اور آنکھیں چھوٹی ہوں گی یہاں تک کہ وہ اُس دریا کے کنارے پر اُتریں گے۔ پس بصرہ کے باشندے تین گروہ ہو جائیں گے۔ ایک گروہ بیلوں کی دُموں اور بیابان میں پناہ لے گا اور ہلاک ہو جائے گا یعنی اہل و عیال اور مال و اسباب کو بیلوں پر لاد کر جنگلوں کو چلا جائیگا اور ایک گروہ اپنی جانوں کے لئے طالبِ امان ہو گا اور ہلاک ہو جائے گا اور ایک گروہ اپنی اولاد کو پسِ پشت ڈال دے گا اور اُن سے لڑے گا اور وہی حقیقی شہید ہوں گے۔ اس حدیث کو ابو داؤد نے روایت کی ہے۔[22]

فائدہ: اس حدیث میں قنطورا سے مراد تاتاری لوگ یعنی ترک ہیں کیونکہ قنطورا حضرت ابراہیم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک لونڈی کا نام ہے جس کی نسل یہ لوگ ہیں۔ اُن کے چہروں کے کشادہ اور آنکھوں کے چھوٹا ہونے میں کسی کو کلام نہیں البتہ حدیث میں بصرہ کا لفظ ہے مگر اس سے مراد شہر بغداد ہے کیونکہ دریائے دجلہ اور پل بغداد میں ہیں نہ کہ بصرہ میں نیز ترک لڑائی کے لئے اس کیفیت سے جو حدیث میں مذکور ہے بصرہ میں نہیں آئے بلکہ بغداد میں آئے ہیں جیسا کہ مشہور و معروف ہے۔ پس حدیث میں بصرہ کا ذکر اس لئے ہے کہ بغداد کی نسبت بصرہ قدیم شہر ہے جس کے مضافات میں سے وہ گاؤں اور مواضع (مقام/بستیاں) تھے جن میں شہر بغداد بنا علاوہ ازیں بغداد کے قریب ایک گاؤں کا نام بھی بصرہ ہے۔[23]

یہ پیشگوئی ماہ محرم ۶۵۶ھ میں پوری ہوئی جب کہ چنگیز خاں تاتاری کے پوتے ہلاکو خاں نے شہر بغداد پر لشکر کشی کی۔ اس کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ اُس وقت بغداد میں خاندانِ عباسیہ کا آخری خلیفہ مستعصم باللہ مَسندِ خلافت پر مُتَمکّن (فائض) تھا۔ اس کا وزیر مؤید الدین محمد بن علی العلقمی فاضل و ادیب مگر رافضی تھا اور اس کے دل میں اسلام اور اَہلِ اسلام کی طرف سے کینہ و بغض تھا۔ وزیر مذکور شہزادہ ابو بکر اور امیر کبیر رکن الدین ویدار کا بھی دشمن تھا کیونکہ یہ دونوں اَہلِ سنت تھے اور انہوں نے یہ سن کر کہ کرخ کے رافضیوں نے اَہلِ سنت سے تَعَرُّض (اعتراض) کیا ہے کرخ کو لوٹ لیا تھا اور روافض کو سخت سزائیں دی تھیں۔ ابن علقمی چونکہ بظاہر ان کے خلاف کچھ نہ کر سکتا تھا اس لئے اُس نے پوشیدہ طور پر بذریعہ کتابت تاتاریوں کو عراق پر حملہ کرنے کی ترغیب دی۔ ہلاکو کے دربار میں حکیم نصیر الدین طوسی رافضی تھا جس نے ابن علقمی کی ترغیب کو اور سہارا دیا اور آخر کار ہلاکو کو بغداد پر حملہ کرنے کے لئے آمادہ کر دیا چنانچہ ہلاکو بڑی تیری کے ساتھ بغداد پر چڑھ آیا۔ لشکر بغداد بسر کردگی رکن الدین ویدار مقابلہ کے لئے بڑھا اور بغداد سے دو منزل کے فاصلہ پر ہلاکو کے مقدمہ لشکر سے جس کا سردار تایجو تھا مُڈھ بھیڑ (جنگ) ہوئی۔ بغدادیوں کو شکست ہوئی کچھ تہ تیغ (تلوار سے قتل) ہوئے، کچھ پانی میں ڈوب گئے اور باقی بھاگ گئے۔ تایجو آگے بڑھا اور دریائے دجلہ کے مغربی کنارہ پر اُترا۔ ہلاکو نے مشرق سے حملہ کیا اور بغداد کو گھیر لیا۔ اس وقت ابن علقمی نے خلیفہ کو صلح کا مشورہ دیا اور کہا کہ میں صلح کی شرائط طے کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ وہ گیا اور واپس آ کر خلیفہ مستعصم سے کہنے لگا اے امیر المؤمنین! ہلاکو کی دلی خواہش ہے کہ اپنی بیٹی کا نکاح آپ

[21] (طبقات الشافعية الكبرى، 266/8 هجر للطباعة والنشر والتوزيع الطبعة، الثانية، 1413هـ)

[22] (سنن أبي داود، كتاب الملاحم ، باب فی ذكر البصرة، 113/4 ، الحديث، 4306 المكتبة العصرية، صيدا بيروت)

[23] (شرح مصابيح السنة للإمام البغوي 533/5 الى 534 إدارة الثقافة الإسلامية الطبعة: الأولى، 1433 هـ 2012م)

کے بیٹے امیر ابو بکر سے کردے اور آپ کو منصبِ خلافت پر قائم رکھے مگر وہ صرف اتنا چاہتا ہے کہ آپ اس کی اطاعت تسلیم کرلیں پھر وہ اپنا لشکر لے کر واپس چلا جائے گا لہٰذا آپ اس پر عمل کریں کیونکہ اس طرح مسلمان خونریزی سے بچ جائیں گے۔ یہ سن کر خلیفہ مع ارکان و داعیانِ سلطنتِ طالب امن وامان ہو کر نکلا وہاں پہونچا تو وہ ایک خیمہ میں اتارا گیا پھر وزیر مذکور شہر میں آیا اور علماء وفقہاء سے کہا کہ آپ شہزادہ کے عقد میں شامل ہوں چنانچہ وہ بغداد سے نکلے اور قتل کئے گئے۔ اسی طرح عقد کے بہانے سے ایک کے بعد دوسرا گروہ بلایا گیا اور قتل کیا گیا پھر خلیفہ کے حاشیہ نشین[24] طلب ہوئے اور قتل کئے گئے پھر خلیفہ کی سب اولاد قتل ہوئی۔

خلیفہ کی نسبت کہا گیا ہے کہ کافر ہلاکو نے اسے رات کے وقت بلایا اور کئی باتیں دریافت کیں پھر اس کے قتل کا حکم دیا۔ ہلاکو ظالم سے کہا گیا کہ اگر خلیفہ کا خون گرایا جائے گا تو دنیا تاریک ہو جائے گی اور تیرا ملک تباہ ہو جائے گا کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے چچا کی اولاد میں سے ہیں اور دنیا میں خلیفۃ اللہ ہے۔ اس پر وہ سنگدل حکیم نصیر الدین طوسی کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ وہ مار ڈالا جائے مگر اس کا خون نہ گرایا جائے۔ چنانچہ بتاریخ ۲۸ محرم ۶۵۶ھ اس بیچارے کو ایک بوری میں بند کر کے ہتھوڑوں سے مار ڈالا گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ اسے لاتوں سے مار ڈالا گیا اور اس کے امیروں سے ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑا گیا پھر شہر بغداد میں خونریزی شروع ہوئی۔ اکثر باشندے شہید ہوئے، تیس دن سے کچھ اوپر قتل جاری رہا۔ کہا گیا ہے کہ مقتولین کی کل تعداد اٹھارہ لاکھ تھی۔

اس کے بعد امان دی گئی جو لوگ چھپے ہوئے تھے ان میں سے اکثر تو زمین کے نیچے ہی طرح طرح کی مصیبتوں سے مر گئے جو زندہ نکل آئے اُنہوں نے بڑی دِقتیں اٹھائیں۔ پھر گھروں کو کھود کر بے شمار دفینے نکالے گئے پھر نصاریٰ بلائے گئے تاکہ اعلانیہ شراب خوری کریں اور سور کا گوشت کھائیں اور مسلمان بھی ان کے ساتھ شریک ہوں۔ ستم گار ہلاکو سوار ہو کر قصر خلافت تک آیا اور حرم کی بے آبروئی کی۔ وہ محل ایک عیسائی کو دیا گیا، مسجدوں میں شراب بہادی گئی اور مسلمانوں کو اعلانیہ اذان دینے سے منع کیا گیا۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم

یہ سب کچھ صرف بغداد میں ہوا۔ بغداد کے علاوہ اور جگہ بھی تاتاریوں نے بہت کچھ کیا۔ اسی واسطے کہا گیا ہے کہ تاتاریوں کے فتنہ سے بڑھ کر دنیا میں کوئی فتنہ وقوع میں نہیں آیا ہے۔ خلیفہ مستعصم باللہ کے ساتھ خاندانِ عباسیہ کا خاتمہ ہو گیا۔ بلکہ یوں سمجھو کہ عرب کی سلطنت روئے زمین سے اُٹھ گئی جو قربِ قیامت کے آثار میں سے ہے۔[25]

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ (متوفی ۶۹۱ھ) نے جو حادثۂ بغداد کے وقت زندہ تھے مستعصم باللہ کا ایک نہایت دردناک مرثیہ لکھا ہے جس میں سے چند اشعار ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

آسماں راحق بود گر خوں ببارد برزمیں		برزوالِ ملک مستعصم امیر المؤمنیں

آسمان پر واجب ہے کہ امیر المؤمنین مستعصم کی سلطنت کی تباہی پر زمین پر خون برسائے۔

اے محمد گرقیامت را برآری سرزخاک		سربرآرو ایں قیامت درمیانِ خلق بیں

24) پاس بیٹھنے والے امیر یا بادشاہ کے مصاحب، درباری

25) (تاریخ ابن الوردي، 189/2، دار الكتب العلمية لبنان/ بيروت الطبعة: الأولى، 1417هـ 1996م)

اے محمد (ﷺ) اگر آپ قیامت کو تربت شریف سے نکلیں گے تو ابھی نکل کر خلقت میں یہ قیامت دیکھ لیجئے۔

نازنینانِ حرم راخونِ خلق نازنیں	زاستاں بگذشت ماراخونِ دل از آستیں

محل کے ناز پروردوں کا خون ڈیوڑھی (محلات) سے بہہ گیا اور ہمارے دل کا خون آستین سے ٹپک نکلا۔

زینہا ر از دورِ گیتی و انقلاب روزگار	درخیالِ کس نہ گشتی کا نچناں گرد دچنیں

زمانے کی گردش اور دنیا کے انقلاب سے پناہ مانگنی چاہیے۔ یہ بات کسی کے خیال میں نہ آتی تھی کہ یوں سے یوں ہو جائے گا۔

دیدہ بردار اے کہ دیدی شوکت بیت الحرام	قیصرانِ روم سربر خاک دخاقاں برزمیں

اے مخاطب تو نے بیت الحرام کی سی شان و شوکت دیکھی ہے جہاں رُوم کے قیصر خاک پر سر رگڑتے تھے اور چین کے خاقان (بادشاہ) زمین پر بیٹھتے تھے۔

خونِ فرزندانِ عم مصطفی شد ریختہ	ہم برآں خاکے کہ سلطاناں نہادندے جبیں

ذرا آنکھ اُٹھا کر دیکھ کہ حضرت مصطفی کے بنی عم کا خون اس خاک پر بہایا گیا ہے جہاں بڑے بڑے بادشاہ ماتھا رگڑتے تھے۔

دجلہ خوں ناب است زیں پس گرنہد سردر نشیب	خاک نخلستان بطحارا کند باخوں عجیں

دریائے دجلہ کا پانی خون ہو گیا ہے اگر پستی کی طرف بہے گا تو نخلستان بطحا کی خاک کو خون سے رنگین کر دے گا۔ (26)

علاماتِ کبریٰ

عالَمِ دنیا کے خاتمہ سے پہلے وہ بڑی نشانیاں جو نمایاں طور پر ظاہر ہوں گی جن کے بارے میں معمولی شک کو بھی گنجائش نہیں وہ کُل بارہ ہیں۔

(۱) طلوع الشمس از مغرب۔

(۲) دابۃ الارض کا کلام کرنا۔

احادیثِ مبارکہ

(۱) امام مسلم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اول علامتِ قیامت، مغرب سے آفتاب کا طلوع ہے یا چاشت کے وقت دابۃ الارض کا نکلنا ہے۔ ان دونوں علامتوں میں سے جو پہلے ظاہر ہو گی دوسری اس کے قریب ظاہر ہو گی۔ (27) اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ (28)

---

[26] (سیرت رسول عربی، ساتواں باب نبی کریم ﷺ کے معزوں کا بیان، ص 542، مکتبۃ المدینہ، الطبع الاولی 2014م)

[27] (صحیح مسلم، کتاب الفتن، ، باب باب فی خروج الدجال، 2260/4، الحدیث: 2941، دار إحياء التراث العربي بيروت)

[28] (النمل: 82

یعنی جس وقت واقع ہو گا حکم خدا آدمیوں پر قیام قیامت کا یعنی قیامت نزدیک پہنچے گی نکالیں گے ہم آدمیوں کے لئے دابۃ الارض کہ لوگوں سے باتیں کرے گا جو لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں کرتے۔

(۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہر دو باتیں ہوں گی مسلمانوں سے دابۃ الارض کلام کرے گا اور کافروں کو زخمی کرے گا۔[29] احادیث کی روایتوں میں اختلاف ہے۔

(۳) بعض روایات میں ہے کہ اس کا چہرہ انسان کے چہرے کی طرح داڑھی والا ہو گا اور باقی جسم مثلِ پرندہ کے ہو گا۔[30]

(۴) اکثر روایات میں آیا ہے کہ وہ چارپایہ (پاؤں والا) ہو گا اور مکہ میں کوہِ صفا سے نکلے گا۔[31]

(۵) عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حج میں کوہِ صفا پر عصا مارا اور فرمایا کہ دابۃ الارض اس عصا مارنے کی آواز کو سنتا ہے اور بہت عظیم الجثہ (بہت بڑا) ہو گا۔[32]

(۶) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے فرمایا سر اس کا بادل تک پہنچے گا اور پاؤں زمین میں ہوں گے۔[33]

(۷) بغوی نے ابی شریح انصاری رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ دابۃ الارض تین دفعہ نکلے گا۔ اول یمن میں پھر صحرا میں قریب مکہ شریف کے اور تیسری بار مکہ میں نکلے گا اور اپنے سر سے مٹی کو جھاڑے گا اور آدمیوں پر اتنی تیزی سے گزرے گا کہ کوئی اُس سے بھاگ نہ سکے گا۔ لوگوں سے باتیں کرے گا مسلمان کو کہے گا **یا مومن** اور کافر سے کہے گا **یا کافر**۔[34] ایک روایت میں آیا ہے کہ اس کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہو گی۔ عصائے موسیٰ علیہ السلام سے مومن کی پیشانی پر سفید نشان لگائے گا اور لفظ 'مومن' لکھے گا اور مومن کا منہ مثل چمکنے والے ستارے کے روشن ہو گا اور کافر کی پیشانی پر سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی سے سیاہ نشان لگائے گا اور لفظ 'کافر' لکھ دے گا اور منہ اس کا سیاہ ہو جائے گا۔ اس کے بعد آدمی مومن کو اور کافر کو پہچانیں گے اور بازار میں کہیں گے اے مومن یہ سامان کتنے کا بیچے گا۔[35]

(۸) بعض روایتوں میں آیا ہے کہ دابۃ الارض کا خروج عیسیٰ علیہ السلام کے رُوبرو ہو گا کہ عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمان خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوں گے کہ ناگہاں (یکایک) زمین کانپے گی اور کوہِ صفا پھٹے گا اور دابۃ الارض نکلے گا۔[36] لیکن صحیح مسلم میں ہے کہ اول نشانی قیامت کی مغرب سے سورج کا نکلنا ہے اور دابۃ الارض کا خروج ہے جیسا کہ پہلے مذکور ہوا ہے۔[37]

---

[29] (تفسیر مظهري سورة نمل 134/7 تحت آیت 82 مكتبة الرشيديه–الطبعة: ، 1412ھ 196)

[30] (تفسیر قرطبی سورة نمل 236/13 تحت آیت 82 دار الكتب المصرية–القاهرة الطبعة: الثانية، 1384ھ 1964 م)

[31] (الدر المنثور، نمل: 82، 381/6، 378، دار الفکر)

[32] (تفسیر قرطبی، نمل: 82، 237/13، دار الكتب المصرية–القاهرة الطبعة: الثانية، 1384ھ 1964 م)

[33] (تفسیر قرطبی، نمل: 82، 237/13، دار الكتب المصرية–القاهرة الطبعة: الثانية، 1384ھ 1964 م ایضاً)

[34] (تفسیر بغوي، سورة نمل 515/3، تحت آیت 82 احياء التراث 1420 ھ)

[35] (الدر المنثور، نمل: 82، 381/6 الی 378، دار الفکر)

[36] (تفسیر قرطبی، نمل: 82، 237/13، دار الكتب المصرية–القاهرة الطبعة: الثانية، 1384ھ 1964 م)

[37] (صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب فی خروج الدجال 2225/4، الحدیث 2941،)

فائدہ: جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا دابۃ الارض نکلنے کے بعد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر باقی نہ رہے گا اور کوئی کافر اس کے بعد ایمان نہیں لائے گا۔[38]

ترمذی نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قیامت قائم نہ ہو گی جب تک کہ درندے آدمیوں کے ساتھ کلام نہ کریں اور چابک کا دستہ اور جوتے کا تسمہ کلام نہ کریں اور اس چیز کی آدمی کو خبر دے گا جو اس کی بیوی نے اُس کے پسِ پُشت(پیٹھ پیچھے یا غیر موجودگی میں) کیا ہو گا۔[39]

مسلم نے حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہو گی جب تک اس سے پہلے دس چیزوں کا ظہور نہ ہو جائے۔

(۱) دھواں (۲) دجال (۳) دابۃ الارض (۴) سورج کا مغرب سے نکلنا (۵) عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول (۶) ظہورِ مہدی رضی اللہ عنہ (۷) یاجوج ماجوج کا خروج (۸) تین جگہ زمین کا دھنسنا۔ ایک مشرق میں، ایک مغرب میں، ایک جزیرۃ العرب میں (۹) ان نشانیوں کے بعد یمن سے ایک آگ نکلے گی جو آدمیوں کو محشر کی طرف لے جائے گی یعنی زمین شام کی طرف۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ دسویں نشانی ایک سخت ہوا چلے گی اور آدمیوں کو دریا میں ڈال دے گی۔[40] مسلم نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس وقت مغرب کی طرف سے آفتاب طلوع ہو گا دجال اور دابۃ الارض کا ظہور ہو گا اس کے بعد ایمانِ کافر اور توبہ قبول نہ ہو گی۔[41] بغوی وغیرہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کی پہلی علامت دھواں، عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اور عدن کے غار سے آگ کا نکلنا ہے جو آدمیوں کو محشر کی طرف لے جائے گی۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ دھواں کیا چیز ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝ يَّغْشَى النَّاسَ ۭ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝[42]

پس منتظر رہ اس دن کا کہ لائے آسمان دھواں ظاہر کہ ڈھانپ لے گا لوگوں کو یہ عذاب درد دینے والا ہے۔

فرمایا دھواں مشرق سے مغرب تک کو ڈھانپ لے گا اور چالیس روز تک رہے گا۔ مسلمانوں کو اس سے زُکام ہو جائے گا اور کافر بیہوش ہو جائیں گے اور اُن کے ناک، کان اور سُرین سے دھواں نکلے گا۔[43]

حضرت امام مھدی رضی اللّٰہ عنہ: حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ مدینہ سے مکہ میں تشریف لے آئیں گے۔ اَہلِ مکہ کی ایک جماعت حجرِاسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان آپ سے بیعت کرے گی حالانکہ آپ اس منصبِ امامت پر راضی نہ ہوں گے۔[44] آپ کا اسم گرامی 'محمد' والد کا نام

---

[38] (تفسیر مظهري سورة نمل 134/7 تحت آیت 82 مكتبة الرشيديه—الطبعة: 1412ھ 196)

[39] (سنن ترمذی، كتاب الفتن، باب ما جاء في كلام السباع، 476/4، الحديث 2181، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي مصر الطبعة الأولى، 1395 ھ 1975 م)

[40] (صحيح مسلم، كتاب الفتن، باب في آيات التي تكون قبل الساعة، 2225/4، الحديث 2901، دار إحياء الكتب العربية)

[41] (صحيح مسلم، كتاب الفتن، باب زمن الذي لايقبل فيه الايمان 137/1، الحديث 249، دار إحياء الكتب العربية)

[42] (الدخان: 10.11

[43] (تفسير بغوي، دخان: 10 الى 11، 176/4، احياء التراث 1420 ھ)

[44] (سنن أبي داود، كتاب المهدى، باب اول كتب المهدى: 107/4 الحديث 4286 المكتبة العصرية، صيدا بيروت)

'عبداللہ' اور والدہ کا نام 'آمنہ' ہوگا[45] اور حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے۔[46] آپ کی عمر مبارک اُس وقت چالیس سال کی ہو گی۔

ان حالات میں ماوراء النہر[47] سے ایک شخص حارث حراث نامی اَہلِ اسلام کی مدد کے لئے ایک لشکر بھیجے گا جس کا مقدمہ (مقابلہ) منصور کے زیرِ کمان ہو گا۔ یہ لشکر راستہ ہی میں بہت سے عیسائیوں اور بددینوں کا صفایا کرے گا۔ ظالم سُفیانی (منصور) جس کا اُوپر ذکر ہوا اپنا کچھ لشکر امام مہدی کے مقابلہ کے لئے بھیجے گا جو شکست کھائے گا اس کے بعد خود سُفیان لشکر کے ساتھ مقابلہ کے لئے آئے گا اور مقامِ بیداء میں مکہ و مدینہ کے درمیان لشکر سمیت زمین میں دھنس جائے گا۔ صرف ایک شخص بچے گا جو امام مہدی کو اس واقعہ کی خبر دے گا۔ حضرت امام کی اس کرامت کی خبر دور دور تک پہنچ جائے گی۔ شام کے ابدال اور عراق کے رہنے والے آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کریں گے۔ فوجِ مدینہ کے علاوہ باقی عرب و یمن کے لوگ بکثرت آپ کے لشکر میں داخل ہو جائیں گے۔

افواجِ اسلام کی خبر سُن کر نصاریٰ بھی ممالک روم وغیرہ سے لشکرِ جرار لے کر شام میں جمع ہو جائیں گے۔ لشکرِ کفار میں اسی (۸۰) جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار سوار ہوں گے۔[48] امام مہدی مکہ سے بغرض زیارتِ مدینہ منورہ جائیں گے اور وہاں سے ملکِ شام پہنچیں گے حلب یا دمشق کے نواح میں لشکرِ کفار سے مقابلہ ہو گا۔ حضرت امام کے لشکر کا تہائی حصہ بھاگ جائے گا جن کی موت کفر پر ہو گی اور ایک تہائی شہادت سے مُشرف ہو گا اور باقی تہائی فتح پائے گا۔ دوسرے روز امام موصوف نصاریٰ کے مقابلہ کے لئے نکلیں گے۔ مسلمانوں کی ایک جماعت عہد کریگی کہ بغیر فتح پائے یا موت کے میدان سے واپس نہ آئیں گے۔ یہ سب کے سب شہید ہو جائیں گے۔ اگلے روز پھر ایک جماعت یہی عہد کرے گی اور جامِ شہادت نوش کرے گی۔ اسی طرح تیسرے دن وقوع میں آئے گا۔ چوتھے روز بقیہ اَہلِ اسلام کفار پر فتح پائیں گے مگر اس سے کسی کو خوشی نہ ہو گی کیونکہ اس لڑائی میں بہت سے خاندان ایسے ہوں گے جن میں فیصدی ایک بچا ہو گا۔ اس کے بعد امام موصوف نَظم و نَسق (منظم کرنے اور تیب دینے) میں مشغول ہوں گے اور دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے پھر ایک سخت لڑائی کے بعد قسطنطنیہ فتح ہو جائے گا۔[49]

دجال لعین: جب اَہلِ اسلام غنائمِ قسطنطنیہ (کی غنیمتیں) تقسیم کر رہے ہوں گے تو شیطان آواز دے گا کہ دجال تمہارے اہل و اولاد میں آ گیا ہے یہ سُن کر غنائم (غنیمتیں) چھوڑ کر دجال کی طرف متوجہ ہوں گے اور دس سوار بطورِ طَلِیعَہ[50] خبر لانے کے لئے بھیجیں گے۔ جن کی نسبت حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں اُن کے نام اُن کے باپوں کے نام اُن کے گھوڑوں کے رنگ پہچانتا ہوں اور وہ اس وقت روئے زمین پر بہترین سواروں میں سے ہوں گے۔ یہ افواہ غلط

---

[45] (سنن أبي داود، كتاب المهدى ، باب اول كتب المهدى :337/6 الحديث 4282 المكتبة العصرية، صيدا بيروت)

[46] (سنن أبي داود، كتاب المهدى ، باب اول كتب المهدى :341/6 الحديث 4284 المكتبة العصرية، صيدا بيروت)

[47] ماوراء النہر (Transoxiana) وسط ایشیا کے ایک علاقے کو کہا جاتا ہے جس میں موجودہ ازبکستان، تاجکستان اور جنوب مغربی قازقستان شامل ہیں۔ جغرافیائی طور پر اس کا مطلب آمو دریا اور سیر دریا کے درمیان کا علاقہ ہے، جہاں پہلے یہ ملک آباد تھا ماوراء النہر کے اہم ترین شہر سمرقند اور بخارا، خجند، اشروسنہ اور ترمذ شامل تھے۔ پانچ صدیوں تک یہ ملک اسلامی ایران اور عالم اسلام کا متمدن ترین ملک رہا ہے یہ بہت مشہور بزرگ علما، دانشور، درویش اور اولیاء اللہ کا مدفن و مسکن رہا۔ 1917ء تا 1989ء تک روسی تسلط میں رہا اب ازبکستان کا حصہ ہے۔

[48] (سیرت رسول عربی ،ساتواں باب نبی کریم ﷺ کے معزوں کا بیان، ص 526 ، مکتبة المدینہ ، الطبع الاولی 2014م)

[49] (صحيح مسلم ،كتاب الفتن، باب فى فتح قسطنطينية، 2221/4، الحديث 2897 ، دار إحياء التراث العربي بيروت)

[50] ہراول، فوج کا وہ دستہ، جو دشمن کے حالات معلوم کرنے کے لئے آگے بھیجا جاتا ہے، رات کو لشکر اور شہر وغیرہ کی محافظت کرنے والی فوج، طلایہ

ثابت ہو گی لشکرِ اسلام جب قسطنطنیہ سے روانہ ہو کر شام پہنچے گا تو جنگِ عظیم سے ساتویں سال شام و عراق کے درمیان ایک راستے سے دجال ظاہر ہو گا۔ اس کے ظہور سے پہلے دو سال قحط رہا ہو گا تیسرے سال دورانِ قحط ہی میں اس کا ظہور ہو گا۔[51]

دجال کی ایک آنکھ اور ایک اَبرُو بالکل نہ ہو گی بلکہ وہ جگہ ہموار ہو گی۔[52]ممسوح العین[53]ہونے کے سبب سے اُسے مَسِیحُ الدّجّال کہتے ہیں۔ وہ ایک بڑے گدھے پر سوار ہو گا اور اُس کی پیشانی کے درمیان ک، ف، ر (کافر) لکھا ہو گا جسے صرف اَہْلِ ایمان پڑھ لیں گے۔[54] وہ روئے زمین پر پھرے گا اور لوگوں کو اُلُوہیت (اپنی بندگی) کی دعوت دے گا۔ علاوہ ازیں وہ اسی غرض کے لئے اپنے سرایا[55]مختلف اطراف میں بھیجے گا۔ اس کے ساتھ ایک باغ ہو گا جسے وہ جنت کہے گا اور ایک آگ ہو گی جسے دوزخ بتائے گا۔[56] مُوافِقِین کو وہ اپنے بَہِشْت میں اور اپنے مخالفین کو اپنے دوزخ میں ڈالے گا مگر حقیقت میں وہ بَہِشْت دوزخ کی خاصیت رکھتا ہو گا اور دوزخ باغِ بَہِشْت کی مانند ہو گا۔ اس کے پاس اشیاء خوردنی کا بڑا ذخیرہ ہو گا جسے چاہے دے گا۔ لوگوں کی آزمائش کے لئے اس سے خَارِقِ عَادَات اُمور ظاہر ہوں گے جو لوگ اُس پر ایمان لائیں گے اُن کے لئے آسمان کو حکم دے گا تو مینہ (بارش) برسنے لگ جائے گا، زمین کو حکم دے گا گھاس اور زراعت بکثرت اُگائے گی جو انکار کریں گے اُن سے مینہ اور زراعت و نباتات کو روک دے گا۔ ایک ویرانے میں پہنچے گا تو زمین سے کہے گا کہ اپنے خزانے نکال دے چنانچہ اُس ویرانے کے خزانے اُس کے پیچھے چلیں گے۔ بعض آدمیوں سے کہے گا کہ میں تمہارے مُردہ ماں باپوں کو زندہ کر دیتا ہوں تا کہ تم میری خدائی پر ایمان لاؤ۔ پس وہ شیطانوں کو حکم دے گا کہ زمین میں سے اُن کے ماں باپوں کے ہمشکل ہو کر نکلو چنانچہ وہ ایسا ہی کریں گے۔ اسی طرح اُس کے لشکری ایک مومن کو پیش کریں گے وہ دیکھتے ہی کہہ دے گا کہ لوگو! یہ تو دجال ہے جس کا ذکر رسول اللہ ﷺ نے کر دیا ہے۔ یہ سن کر دجال حکم کرے گا کہ اس کو لٹا کر اس کا سر توڑ دو۔ ایسا ہی کیا جائے گا پھر دجال اس سے پوچھے گا کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لاتا؟ مومن جواب دے گا تو جھوٹا مسیح ہے پھر دجال کے حکم سے سر سے پاؤں تک اُس کے دو ٹکڑے کئے جائیں گے دجال دونوں ٹکڑوں کے درمیان چلے گا اور کہے گا اُٹھ وہ اُٹھ بیٹھے گا۔ دجال کہے گا کیا تو مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ مومن جواب دے گا کہ اب تو مجھے خوب یقین ہو گیا کہ تو جھوٹا دجال ہے اور کہے گا اے لوگو! میرے بعد وہ کسی سے ایسا نہ کر سکے گا۔ بعد ازاں دجال اُسے ذبح کرنا چاہے گا مگر نہ کر سکے گا۔ اُسے اپنے دوزخ میں پھینک دے گا مگر وہ اس مومن کے لئے جنت ہو گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ مومن اللہ کے نزدیک بڑا شہید ہو گا۔[57] الغرض دجال مختلف مقامات پر جائے گا شام سے اصفہان میں پہنچے گا وہاں ستر ہزار یہودی اُس کے پیرو کار بن جائیں گے[58]پھر تا پھراتا سرحدِ یمن پر پہنچ جائے گا۔ وہاں سے مکہ معظمہ کا قصد کرے گا مگر فرشتوں کی محافظت کے سبب سے اُس میں داخل نہ ہو سکے گا۔ پھر

---

[51] (صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب فی فتح قسطنطینیة، 2223/4، الحدیث 2899، دار إحیاء التراث العربي بیروت)

[52] (صحیح مسلم، کتاب الفتن، اقبال الروم فی کثرة القتل، 2248/4، الحدیث 2934، دار إحیاء التراث العربي بیروت)

[53] جس کے نہ آنکھ ہو اور نہ اَبرو

[54] (صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال و صفتة، 2248/4، الحدیث 2933، دار إحیاء التراث العربي بیروت)

[55] فوجی دستے، جو کسی ملکی یا قومی مقصد کی نگرانی کے لیے بھیجے جائیں، جھوٹا سا لشکر، پانچ آدمیوں سے تین سو چار سو تک کا

[56] (صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال و صفتة، 2248/4، الحدیث 2933، دار إحیاء التراث العربي بیروت)

[57] (صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال و صفتة، 2256/4، الحدیث 2938، دار إحیاء التراث العربي بیروت)

[58] (صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال و صفتة، 2266/4، الحدیث 2944، دار إحیاء التراث العربي بیروت)

مدینہ منورہ میں پہنچے گا اُس وقت مدینہ طیبہ کے سات دروازے ہوں گے۔ ہر دروازے پر دو دو فرشتے محافظ ہوں گے اس لئے شہر کے اندر داخل نہ ہوسکے گا یہاں سے وہ لوگوں کو گمراہ کرتا ہوا شام کی طرف روانہ ہو گا۔[59]

حضرت عیسی علٰی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام: قبل اس کے کہ دجال دمشق میں پہنچے۔امام مہدی رضی اللہ عنہ وہاں پہنچ کر جنگ کی تیاری کرچکے ہوں گے۔ اسی اثناء میں اچانک اللہ تعالیٰ حضرت مسیح بن مریم علیہما السلام کو آسمان سے بھیجے گا۔ آپ دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے ہوئے زرد رنگ کا جوڑا زیب تن کئے ہوئے نہایت نورانی شکل میں دمشق کے مشرقی جانب سفید منارہ پر اُتریں گے پھر لشکرِ اسلام لشکر دجال پر حملہ کرے گا۔ گھمسان کا معرکہ ہو گا اُس وقت دم عیسیٰ کی یہ خاصیت ہو گی کہ جہاں تک آپ کی نظر کی رسائی ہو گی وہاں تک آپ کا سانس بھی پہنچے گا اور جس کافر تک وہ پہنچے گا ہلاک ہو جائے گا دجال بھاگ جائے گا مگر حضرت مسیح علیہ السلام اُس کو بیت المقدس کے قریب موضع لُد کے دروازے میں جاملیں گے اور نیزہ سے اس کا کام تمام کردیں گے۔[60]لشکرِ اسلام لشکرِ دجال کے قتل وغارت میں مشغول ہو جائے گا لشکرِ دجال میں جو یہود ہوں گے اُن کو کوئی چیز پناہ نہ دے گی یہاں تک کہ رات کے وقت اگر کوئی یہودی پتھر یا درخت کی آڑ میں چھپا ہو گا تو وہ پتھر یا درخت بول اُٹھے گا کہ یہاں یہودی ہے اس کو قتل کردو۔[61]

زمین پر دجال کا فتنہ چالیس دن رہے گا جن میں سے ایک دن ایک سال کی مثل اور ایک دن ایک مہینے کی مانند اور ایک دن ایک ہفتہ کی مثل ہو گا باقی دن اور دنوں کی مانند ہوں گے۔[62]صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے دریافت کیا کہ جو دن ایک سال کے برابر ہو گا کیا اس میں ایک دن کی نمازیں کافی ہوں گی۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں ایک سال کی نمازیں اُس دن میں تخمینہ (اندازے) سے ادا کرنی ہوں گی۔[63]

دجال کے فتنہ کے رفع ہونے کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام اِصلاحات (نقائص اور خرابیوں کی دُرستیوں) میں مشغول ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کردیں گے اور کفار سے جزیہ قبول نہ کیا جائے گا سوائے قبولِ اسلام اور قتل کے دوسرا حکم نہ ہو گا سب کافر مسلمان ہو جائیں گے۔[64]امام مہدی رضی اللہ عنہ کی خلافت ۷ یا ۸ یا ۹ سال ہو گی۔[65]اس کے بعد آپ کا وصال ہو گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے جنازہ کی نماز پڑھائیں گے۔

یاجوج وماجوج: اس کے بعد لوگ امن وامان کی زندگی بسر کرتے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجے گا کہ میں ایسے بندے نکالنے والا ہوں کہ کسی میں اُن کے ساتھ لڑنے کی طاقت وقدرت نہیں ہے تم میرے خاص بندوں کو کوہ طور کی طرف لے جاؤ۔ آپ قلعۂ طور میں پناہ گُزِیں ہو کر سامانِ حَرْب ورَسَد[66] کے مہیا کرنے میں مشغول ہوں گے کہ یاجوج وماجوج نکل پڑیں گے یہ لوگ یافث بن نوح کی اولاد سے ہیں۔ ان کا ملک

---

[59] (صحیح البخاری، کتاب الفتن، باب لایدخل الدجال المدینة، 22/3 الحدیث 1880 دار طوق النجاة الطبعة: الأولی 1422ھ)

[60] (صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر فتنة الدجال و نزول عیسی علیه السلام، 2250/4، الحدیث 2937، دار إحیاء التراث العربي بیروت)

[61] (سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال و صفته، 1359/2، الحدیث 4077، دار إحیاء التراث العربي بیروت)

[62] (مرقاة المفاتیح، 117/4، الحدیث 4321، دار الفکر، بیروت – لبنان الطبعة: الأولی، 1422ھ 2002م)

[63] (سنن أبي داود، کتاب الملاحم، باب خروج الدجال، 375/6 الحدیث 4321، المکتبة العصریة، صیدا بیروت)

[64] (صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب نزول عیسی علیه السلام، 168/4، الحدیث 3448، دار طوق النجاة الطبعة: الأولی 1422ھ)

[65] (شرح السنة للبغوی، کتاب الرقاق، باب ثواب صلة الرحم و اثم من قطعها، الحدیث 3432، مکتب الاسلامی۔ دمشق۔ بیروت، الطبعة: الثانیة 1403، 1983م)

[66] (جنگی سامان اور اناج وغیرہ

قطب شمالی کی طرف ہَفت اِقْلیم [67] سے باہر بتایا جاتا ہے۔ اس کے جانبِ شمال سمندر ہے جو سال بھر منجمد رہتا ہے۔ مشرق و مغرب میں دیواروں کی مثل دو پہاڑ ہیں جن کے درمیان ایک گھاٹی تھی جس سے نکل کر وہ اس طرف کے لوگوں کو لوٹ لیا کرتے تھے۔ سکندر ذوالقرنین نے اُن کو ایک آہنی دیوار [68] کے ذریعہ سے بند کر دیا ہے جس کی بلندی ان دونوں پہاڑوں کی چوٹی تک پہنچتی ہے اور موٹائی ساٹھ گز ہے۔ وہ دن بھر اس دیوار کو توڑنے میں لگے رہتے ہیں مگر رات کو قدرتِ الٰہی سے وہ دیوار ویسی ہی ہو جاتی ہے جب ان کے نکلنے کا وقت آئے گا تو وہ دیوار ٹوٹ جائے گی اور یہ لوگ ٹڈی دل کی طرح ہر طرف پھیل جائیں گے اور بیدریغ قتل و غارت کریں گے۔ ان کی کثرت کا یہ حال ہے کہ جب ان کی پہلی جماعت بحیرہ طبریہ میں (جو دس میل لمبا ہے) پہنچے گی تو اس کا تمام پانی پی جائے گی جب دوسری جماعت آئے گی تو دیکھ کر کہے گی یہاں کبھی پانی تھا۔ پھر وہ قتل و غارت کرتے ہوئے قُدس کے پہاڑ خمر میں پہنچیں گے تو کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں کا تو صفایا کر دیا چلو آسمان والوں کو بھی مار ڈالیں۔ پس وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے جن کو اللہ تعالیٰ خون آلودہ کر کے لوٹا دے گا۔ وہ دیکھ کر خوش ہوں گے کہ اب تو ہمارے سوا کوئی نہیں رہا۔ [69] محصورین (حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے اصحاب) میں قحط کا یہ عالم ہو گا کہ گائے کا کلہ (جبڑہ) سو سو دینار سے بھی بہتر ہو گا پس محصورین دعا کریں گے اس پر اللہ تعالیٰ ان میں مرضِ نَغَف بھیجے گا۔ یہ ایک دانہ ہوتا ہے جو اُونٹ اور بھیڑ بکری کی گردنوں میں نکلتا ہے اور طاعون کی طرح ہلاک کر دیتا ہے۔ اس مرض سے یاجوج وماجوج یکبارگی ہلاک ہو جائیں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے اصحاب میدان کی طرف آئیں گے اور زمین میں ایک بالشت بھر جگہ ایسی نہ پائیں گے جو ان کی چربی اور گندگی سے پُر نہ ہو۔ پھر آپ مع اصحاب دست بدعا ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ایسے پرندے بھیجے گا جن کی گردنیں شُتُران بُخْتی [70] کی مانند لمبی ہوں گی۔ وہ پرندے اُن کی لاشوں کو پھینک دیں گے جہاں اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک عالمگیر بارش بھیجے گا جس سے زمین بالکل صاف ہو جائے گی اس بارش کی برکت سے زمین کی پیداوار میں بڑی ترقی ہو گی یہاں تک کہ ایک انار جماعت کے لئے کافی ہو گا اور حیوانات کا دودھ اس کثرت سے ہو گا کہ ایک اُونٹنی کا دودھ ایک قبیلہ کے لئے کافی ہو گا اور ایک بکری کا دودھ ایک کنبہ کے لئے کافی ہو گا۔ [71] قوم یاجوج وماجوج کی کمانیں، تَرْکَش [72] اور تیر مؤمنوں کے لئے سات سال ایندھن کا کام دیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں چالیس سال رہیں گے آپ کا نکاح ہو گا اور اولاد پیدا ہو گی پھر آپ انتقال فرمائیں گے اور حضور اکرم ﷺ کے روضۂ مطہرہ میں دفن ہوں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد قبیلہ قحطان میں سے ایک شخص جہجاہ نامی یمن کے رہنے والے آپ کے خلیفہ ہوں گے اور اُمورِ خلافت کو عدل و انصاف کے ساتھ سرانجام دیں گے۔ جہجاہ کے بعد چند اور بادشاہ ہوں گے جن کے عہد میں رسومِ کفر و جہل شائع ہو جائیں گی اور علم کم ہو جائے گا۔ اسی اثناء میں ایک مکان مشرق میں اور ایک مغرب میں زمین میں دھنس جائے گا جن میں منکرانِ تقدیر ہلاک ہو جائیں گے۔ [73]

---

[67] ساتوں براعظم یعنی پوری دنیا، قدیم زمانے کی جغرافیائی تقسیم کے مطابق سات ملک جیسے (عرب، ایران، توران، ہند، چین، مصر، یونان) کل دنیا

[68] ایسی دیوار جس پر دھات وغیرہ لگائی گئی ہو۔

[69] (صحيح مسلم، كتاب الفتن، باب ذكر فتنة الدجال و نزول عيسى عليه السلام ، 2255/4 ، الحديث 2937 ، دار إحياء التراث العربي بيروت)

[70] دو کوہانوں والا بڑا اونٹ.

[71] (صحيح مسلم، كتاب الفتن، باب ذكر فتنة الدجال و نزول عيسى عليه السلام ، 2255/4 ، الحديث 2937 ، دار إحياء التراث العربي بيروت)

[72] تیروں کے رکھنے کا بڑی نلکی نما ظرف جسے کمر پر لٹکایا جاتا ہے، تیر دان.

[73] (سیرت رسول عربی ،ساتواں باب نبی کریم ﷺ کے معزوں کا بیان، ص 532 ، مکتبۃ المدینہ ، الطبع الاولی 2014 م)

دُخان (دھواں): اس کے بعد ایک بڑا دھواں آسمان سے نمودار ہو گا جو چالیس روز رہے گا اس سے مسلمان زُکام میں مبتلا ہو جائیں گے۔ کافروں اور منافقوں پر بے ہوشی طاری ہو جائے گی بعض ایک دن، بعض دو دن اور بعض تین دن کے بعد ہوش میں آئیں گے۔[74]

آفتاب کا مغرب سے نکلنا: اس کے بعد ماہ ذی الحجہ میں یومِ نحر کے بعد رات اس قدر لمبی ہو جائے گی کہ بچے چِلا اُٹھیں گے، مسافر تنگ دل (افسردہ) اور مویشی چراگاہ کے لئے بیقرار ہوں گے۔ یہاں تک کہ لوگ بے چینی کی وجہ سے نالۂ وزاری (گریہ وزاری) کریں گے اور توبہ توبہ پکاریں گے۔ آخر تین چار رات کی مقدار دراز ہونے کے بعد اِضْطِراب (بے چینی) کی حالت میں آفتابِ مغرب سے چاند گرہن کی مانند تھوڑی سی روشنی کے ساتھ نکلے گا۔ اس کے بعد توبہ کا دروازہ بند جائے گا اور اتنا بلند ہو کر غروب ہو گا جتنا کہ چاشت کے وقت ہوتا ہے پھر حسبِ معمول مشرق کی طرف سے نکلتا رہے گا۔[75]

دابۃ الارض دوسرے روز لوگ اسی چرچے میں ہوں گے کہ کوہِ صفا زلزلہ سے پھٹ جائے گا اور ایک عجیب شکل کا جانور نکلے گا جسے دابۃ الارض کہتے ہیں۔ وہ چہرے میں آدمی سے، گردن میں اُونٹ سے، دم میں بیل سے، سُرین میں ہرن سے، سینگوں میں بارہ سینگے سے، ہاتھوں میں بندر سے اور کانوں میں ہاتھی سے مشابہ ہو گا۔[76] پہلے یمن میں پھر نجد میں ظاہر ہو کر غائب ہو جائے گا تیسری بار مکہ مشرفہ میں ظاہر ہو گا۔[77] اس کے ایک ہاتھ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور دوسرے ہاتھ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہو گی وہ ایسی تیزی سے شہروں کا دورہ کرے گا کہ کوئی بھاگنے والا اُس سے نہ بچ سکے گا وہ اَہلِ ایمان کی پیشانی پر عصائے موسیٰ سے ایک نورانی خط کھینچ دے گا جس سے تمام چہرہ نورانی ہو جائے گا اور کفار کی ناک یا گردن پر خاتَمِ سلیمان (حضرت سلیمان کی انگوٹھی) سے مُہر کر دے گا جس سے اُن کا چہرہ سیاہ بے رونق ہو جائے گا۔[78]

خانہ کعبہ کا گرایا جانا: اس کے بعد ایک ٹھنڈی ہوا چلے گی جس کے سبب سے ہر صاحبِ ایمان کی بغل میں درد پیدا ہو گا۔ افضل فاضل سے، فاضل ناقص سے اور ناقص فاسق سے پہلے مرنے شروع ہو جائیں گے یہاں تک کہ کوئی اَہلِ ایمان باقی نہ رہے گا۔ بعد ازاں کفارِ حبشہ کا غلبہ ہو گا اور ان کی سلطنت ہو گی وہ خانہ کعبہ کو ڈھا دیں گے،[79] حج موقوف ہو جائے گا، قرآن دلوں، زبانوں اور کاغذوں سے اُٹھ جائے گا، شرم وحیا نہ رہے گی، آدمی گدھوں اور کتوں کی مانند راستوں میں جِماع کریں گے[80]، حکام کا ظلم اور رعایا کی ایک دوسرے پر دست درازی رفتہ رفتہ بڑھ جائے گی جس سے اَمْصار وقصبات (شہر و دیہات) ویران ہو جائیں گے قحط وو با کا ظہور ہو گا۔

ایک بڑی آگ: اُس وقت ملکِ شام میں کچھ اَرزانی (فراوانی) ہو گی۔ دیگر ممالک کے لوگ اہل وعیال سمیت شام کو روانہ ہوں گے اسی اثناء میں ایک بڑی آگ جنوب کی طرف سے نمودار ہو گی وہ اُن کا تعاقب کرے گی۔ یہاں تک کہ وہ شام میں پہنچ جائیں گے پھر وہ آگ غائب ہو جائے گی۔[81]

---

[74] (تفسیر طبری، سورۃ دخان، 14/22 تحت آیت 10، 11 مؤسسة الرسالة 1420 ھ 2000 م)

[75] (الدر المنثور، انعام: 158، 389/3تا392، دار الفکر)

[76] (الدر المنثور، انعام:158 389/3تا392، دار الفکر)

[77] (تفسیر قرطبی سورۃ نمل 235/13 تحت آیت 82 دار الکتب المصریة –القاهرة الطبعة: الثانية، 1384ھ 1964 م)

[78] (لدر المنثور، سورۃ نمل، 381/6, 378 تحت آیت 82، دار الفکر ایضاً)

[79] (صحیح البخاری، کتاب الحج، باب قول الله تعالى جعل الله الكعبة، 148/2 الحديث 1591، دار طوق النجاة الطبعة: الأولى 1422ھ)

[80] (سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال وصفتة، 1356/2، الحديث 4075، دار إحياء التراث العربي بيروت)

[81] (مرقاة المفاتيح: 367/9 تحت حديث 5464 دار الفکر، بيروت –لبنان الطبعة: الأولى، 1422ھ 2002م)

نَفْخِ صُور: اس کے بعد چار پانچ سال لوگ عیش و عشرت کے ساتھ غفلت میں زندگی بسر کریں گے۔ بُت پرستی عام ہوگی، کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ ہوگا کہ یکا یک جمعہ کے روز جو یومِ عاشورہ بھی ہوگا۔ صبح کے وقت اللہ تعالیٰ اسرافیل (علیہ السلام) کو صُور پھونکنے کا حکم دے گا۔ صُور کی آواز کے صدمہ سے تمام جہان فنا ہو جائے گا، زمین و آسمان کے ٹکڑے ہو جائیں گے، چاند سورج اور تمام ستارے ٹوٹ کر گر پڑیں گے، دریا خشک ہو جائیں گے، آگ بجھ جائے گی سوائے ذاتِ باری تعالیٰ کے کوئی باقی نہ رہے گا۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا: لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؕ [82] آج سلطنت کس کی ہے؟

پھر خود ہی جواب دے گا: لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ [83] اُس ایک اللہ کی جو قہار ہے۔

ایک مدت کے بعد بارِ دیگر (ایک اور بار) نئے آسمان اور نئی زمین پیدا ہوگی۔ پھر حضرت اسرافیل علیہ السلام دوبارہ صُور پھونکیں گے۔ اُس کی آواز سے سب مُردوں کے جسم دوبارہ وہی بن جائیں گے اور زندہ ہو کر قبروں سے اُٹھیں گے اِسی کو قیامت کہتے ہیں۔ [84]

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور۔ پاکستان

---

[82] المومن: 16

[83] المومن: 16

[84] (تفسیر ابن کثیر، غافر: 16، 3/282 الی 287، دار الفکر)